نحمدہ و نصلی و نسلم علی خاتم النبیین بسم اللہ الرحمن الرحیم





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

قسم اور منت کا بیان

☆قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہئے۔ اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ قصد و بے قصد زبان پر جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی یہ سخت معیوب ہے اور غیر خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔ (تبیین الحقائق، کتاب الأیمان، ج۳، ص۴۱۸، ۴۱۹، بہارشریعت، وغیرہ)

☆قسم کی تین اقسام ہیں: (۱) غموس (۲) لغو (۳) منعقدہ۔

اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا اب ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اب نہیں ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے مثلاً قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور واقع میں وہ پتھر نہیں غرض یہ کہ اس طرح جھوٹی قسم کی دو صورتیں ہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ اور اگر اپنے خیال سے تو اُس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آگیا ہے تو ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں۔ اور اگر آئندہ کے لئے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کے منعقدہ کہتے ہیں۔ جب ہر ایک کو خوب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنئے:

☆غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہو گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرہا شرعاً...إلخ، ج۲، ص۵۲. و"الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص۴۹۲۔۴۹۷ وغیرہما)

☆بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کے کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اُس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اُس کا توڑنا مستحب ہے مثلاً ایسے امر کی قسم کھائی اُس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (المبسوط للسرخسي، کتاب الأیمان، ج۴، الجزء الثامن، ص۱۳۳، ۱۳۴)

☆منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئیگا اگرچہ اُس کا توڑنا شرع نے ضروری قرار دیا ہو۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرها شرعاً...إلخ، ج ۲، ص ۵۲)

☆منعقدہ کی تین اقسام ہیں:(۱) یمینِ فَور (۲) مُرسل ،(۳) مُوَقت۔ اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اُس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اُس کو یمین فور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اُس نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اُس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اُس نے کہا اگر تو نے اسے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اُس وقت اُس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو ناشتہ کے لئے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو اُس نے کہا خدا کی قسم ناشتہ نہیں کروں گا اُس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جاکر اسی روز ناشتہ کیا ہو۔

☆اور موقت وہ ہے جس کے لئے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کردیا اسمیں اگر وقت معین کے اندر قسم کے خلاف کیا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اُسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اگر اُس وقت کے پورا ہونے سے پہلے وہ شخص مر گیا یا اُس کا پانی گرادیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اس گھڑے میں پانی تھا ہی نہیں مگر قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی۔

☆اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ (یعنی ظاہری صورت حال) سے فوراً کرنا یا نہ کرنا نہ سمجھا جاتا ہو تو اُسے مُرسل (جس قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو) کہتے ہیں۔ کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (الجوهرة النیرة، کتاب الأیمان، الجزء الثاني، ص ۲۴۷)

☆غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاو یا پانی پیو گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصداً اور بلا مجبور کئے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔(تبیین الحقائق، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۲۳)

☆قسم کے لئے چند شرطیں ہیں کہ اگر وہ نہ ہو تو کفارہ نہیں قسم کھانے والا (۱) مسلمان ،(۲) عاقل ،(۳) بالغ ہو۔

(۳) کافر کی قسم قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اُس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہو گا۔ اور معاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں۔ آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم قسم ہے توڑنے سے کفارہ واجب ہو گا مگر کفارہ مالی نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے اُسے روک سکتا ہے لہذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا نہ کیا ہو تو آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے۔

(۴) اور قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن یعنی ہو سکتی ہو اگر چہ محال عادی ہو۔(یعنی بطور عادت وہ کرنا ممکن نہ ہو۔)

(۵) اور یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہو گا تو قسم نہ ہو گی مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے کہا خدا کی قسم اُس نے کہا کہہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً...إلخ، ج ۲، ص ۱ ۵ وردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: فی یمین الکافر، ج ۵، ص ۴۹۰)

☆ اللہ عزوجل کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائیگی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ کی قسم، خدا کی قسم، رحمن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم۔

یونہی خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی ہو گئی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اُس کی کبریائی کی قسم، اس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اُس کی عظمت کی قسم، اُس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔

حلف کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں، مجھ پر قسم ہے۔ لا الہ الا اللہ میں یہ کام نہ کروں گا۔(ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔)

اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو، بے ایمان مرے، کافر ہو کر مرے، اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی کھائے اس کی نسبت حدیث میں فرمایا وہ ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یونہی اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمیناً...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۲۔۵۴۔ والدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: فی الفرق ...إلخ، ج ۵، ص ۴۹۹۔۵۰۳، وغیرہما)

☆یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہو گا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اُس کی لعنت ہو، اس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو، خدا کی پھٹکار ہو، رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نصیب نہ ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۰۱)

☆جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہو گی کہ اللہ نے جس چیز کو حلال کیا اُسے کون حرام کر سکے مگر اُس کے برتنے سے کفارہ لازم آئیگا یعنی یہ بھی قسم ہے۔ (تبیین الحقائق، کتاب الأیمان، ج ۳، ص ۴۳۶)

☆تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین (قسم) ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہو گا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸)

☆اگر اس کو کھاؤں تو سوئر کھاؤں یا مُردار کھاؤں یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہو گا۔

(المبسوط للسرخسي، کتاب الأیمان، ج ۴، الجزء الثانی، ص ۱۴۳)

☆غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمہاری قسم، اپنی قسم، تمہاری جان کی قسم، اپنی جان کی قسم، تمہارے سر کی قسم، اپنے سر کی قسم، آنکھوں کی قسم، جوانی کی قسم، ماں باپ کی قسم، اولاد کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، علم کی قسم، کعبہ کی قسم، عرشِ الٰہی کی قسم، رسول اللہ کی قسم۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الاول فی تفسیرھا...إلخ، ج ۲، ص ۵۱)

☆خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔ اور اگر کہا خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اُس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اس سے بڑھ کر کوئی نہیں میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہو گئی اور درمیان کا لفظ فاصل (فاصلہ کرنے والا) قرار نہ دیا جائیگا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۷، ۵۸)

☆اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی اُمیدیں ہیں سب سے نااُمید ہوں یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، ج ۲، ص ۵۸)

☆اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کو اُس پر شرف ہو تو قسم نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیما یکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۸)

☆اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اُس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اُتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا کہ واللہ باللہ میں یہ نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہ کرونگا پھر دوبارہ اسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اُس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۶)

☆ واللہ اس سے ایک دن کلام نہ کرونگا۔ خدا کی قسم اُس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اُس سے سال بھر بات نہ کروں گا پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کہوں گا نہ ایک دن نہ دو دن تو یہ ایک ہی قسم ہے جس کی میعاد دو دن تک ہے۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۷، ۵۸)

☆ دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو تو اس کہنے سے اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اُٹھنا چاہا اُس نے کہا خدا کی قسم نہ اُٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے (اور دوسرے شخص) پر کفارہ نہیں۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۹، ۶۰)

☆ ایک نے دوسرے سے کہا تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اُس نے کہا ہاں پھر اُس پوچھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اُس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم نے فلاں شخص سے بات چیت کی تو تمہاری عورت کو طلاق ہے اس نے جواب میں کہا مگر تمہاری اجازت سے تو اُس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ بغیر اُس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے لہذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۵۹)

☆ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہو گئی اور اگر قسم کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اُس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۶۰)

☆ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمھیں یہ کام کرنا ہو گا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہو گا دوسرے نے کہا ہاں اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہو گئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہو گئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کِھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۶۰)

☆ ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمہارے یہاں دعوت میں نہیں آؤں گا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اُس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمینًا...إلخ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۶۰)

قسم کے کفارہ کا بیان

☆اللہ عزوجل فرماتا ہے﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ﴾ترجمہ:اللہ ایسی قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں اُن پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کئے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔
(پ۲،البقرۃ:۲۲۵)

☆اور فرماتا ہے﴿قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ ج وَاللّٰہُ مَوۡلٰکُمۡ ۚ وَھُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ﴾ترجمہ:بیشک اللہ نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور علم والا اور حکمت والا ہے۔
(پ۲۸،التحریم:۲)

☆اور فرماتا ہے﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ج فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطۡعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیۡنَ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَھۡلِیۡکُمۡ اَوۡ کِسۡوَتُھُمۡ اَوۡ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ ط فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ط ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیۡمَانِکُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ط وَاحۡفَظُوۡۤا اَیۡمَانَکُمۡ ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ﴾ترجمہ:اللہ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ہاں اُن قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اُس کے اوسط میں سے یا اُنھیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جو ان میں سے کسی بات پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔
(پ۷،المآئدہ:۸۹)

☆ یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے کا کفارہ لازم آتا ہے اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کیا کفارہ ہے اور اُس کی کیا صورتیں ہیں لہذا اب اُس کے احکام کی تفصیل سُنئے۔

☆قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔
(تبیین الحقائق، کتاب الأیمان،ج۳،ص۴۳۰)

☆غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں اُن تمام باتوں کی جو کفارۂ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہو گا اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا اُنھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہو گا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع (دو کلو سے اسی گرام کم) گیہوں یا ایک صاع جَو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس

روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقہ ٔفطر دیدیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اُس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ۶۰ مسکین تھے یہاں ۱۰ مسکین ہیں۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ۵، ص ۵۲۳)

☆ فی زمانہ سب سے آسان کفارے کا یہ طریقہ ہے کہ دس فقیروں کو دس صدقہ فطر جتنی رقم دے یعنی دو کلو میں سے اسی گرام کم جتنی گندم یا اس کے آٹے کی قیمت بنتی ہے وہ دے۔ اگر ایک ہی فقیر کو دینا چاہتا ہے تو یکدم نہیں دے سکتا بلکہ ہر روز ایک ایک فطرہ دے یوں دس دن مکمل کرلے۔

☆ کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جاسکے لہذا اگر اتنا کپڑا ہے جو اکثر بدن کو چھپانے کے لئے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ یا ٹوپی یا چھوٹا کرتا یونہی ایسا گھٹیا کپڑا دینا جسے متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں ناکافی ہے یونہی ایسا کمزور کپڑا دینا جو تین ماہ تک استعمال نہ کیا جاسکتا ہو جائز نہیں۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴)

☆ کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہئے اُس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو کے برابر ہے تو جائز ہے یونہی ایک کپڑا دس مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو اتنا ملتا ہے جس کی قیمت صدقہ ٔفطر کے برابر ہے تو جائز ہے یونہی اگر مسکین کو پگڑی دی اور کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار مذکور ہوئی یا اُس کی قیمت صدقہ ٔفطر کے برابر ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

(المبسوط للسرخسي، کتاب الأیمان، باب الکسوۃ، ج ۴، الجزء الثامن ص ۱۶۴، وغیرہ)

☆ نیا کپڑا ہونا ضروری نہیں پُرانا بھی دیا جاسکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کرسکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ۵، ص ۵۲۴)

☆ عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا دوپٹا بھی دینا ہوگا کیونکہ اُسے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: کفارۃ الیمین، ج ۵، ص ۵۲۵)

☆ کفارہ ادا ہونے کے لئے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کرلی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز (ابھی) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، ج ۲، ص ۱۹۸)

☆ اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔

(الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الأیمان، الجزء الثانی، ص ۲۵۳)

☆ عاجز ہونا اُس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کرسکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کرسکتا۔ (الجوھرۃ النیرۃ، ص ۲۵۳)

☆ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کو اگر حیض آگیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین روزے رکھے۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص۵۲۶)

☆روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو یعنی مثلاً اگر دوروزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہوسکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہوگیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اُس کے مورث کا انتقال ہوگیا اور اُس کو ترکہ اتنا ملے گا جو کفارہ کیلئے کافی ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص۵۲۶)

☆ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔
(المبسوط للسرخسي، کتاب الأیمان، باب الصیام، ج۴، الجزء الثامن، ص۱۶۶)

☆مرجانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون...إلخ، الفصل الثانی، ج۲، ص۶۴)

☆قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں اور دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون...إلخ، الفصل الثانی، ج۲، ص۶۴)

☆کفارہ اُنھیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص۵۲۷)

☆کفارہ قسم کی قیمت مسجد میں صرف نہیں کر سکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا یعنی جہاں جہاں زکوۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دی جاسکتی۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون...إلخ، الفصل الثانی، ج۲، ص۶۲)

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہئے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں کعبہ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں یوں ہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين...إلخ، ج ۲، ص ۶۸)

☆قسم میں الفاظ کا لحاظ ہو گا اس کا لحاظ نہ ہو گا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی اُن لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لئے جائیں گے قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہو گا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لئے ایک پیسہ کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا اور ایک روپیہ کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہ جاؤں گا اور دیوار کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔
(الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الأيمان، مبحث مهم: في تحقيق...إلخ، ج ۵، ص ۵۵۰)

☆قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا پھر وہ مکان بالکل گر گیا اب اُس میں گیا تو نہیں ٹوٹی یونہی اگر گرنے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری ہے دیواریں بدستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (الدر المختار، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۵۴)

☆مسئلہ قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہو گئی اور گیا تو قسم ٹوٹ گئی یونہی اگر گرنے کے بعد پھر سے بنی تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين...إلخ، ج ۲، ص ۶۸)

☆قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اُس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اُس حصہ میں گیا جو اب بڑھایا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد میں نہ جاؤں گا یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اُس نام کو ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين...إلخ، ج ۲، ص ۶۸)

☆قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جائے گا اور وہ مکان بڑھایا گیا تو اس حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الأيمان، الباب الثالث في اليمين...إلخ، ج ۲، ص ۶۸)

☆قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ جاؤں گا پھر اُس مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اس مکان میں جانا نہ کہیں گے یونہی اگر مکان کے باہر درخت ہے اُس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اُس مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے

تو اس مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی یونہی کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اُس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، ج ۲، ص ۶۸ والدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول...إلخ، مبحث مھم: فی تحقیق...إلخ، ج ۵، ص ۵۵۷)

☆قسم کھائی کے اس مکان میں نہیں جاؤں گا اور اُس کے نیچے تہہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اُٹھاتے ہیں تو تہہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول...إلخ، ج ۵، ص ۵۵۴، ۵۵۸)

☆مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اس مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازہ سے داخل ہو یا سیڑھی لگا کر دیوار سے اُترے۔ اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائیگا تو سیڑھی لگا کر دیوار سے اُترنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر کسی جانب کی دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر دروازہ بنانے کے لئے دیوار توڑی گئی ہے اُس سے گیا تو ٹوٹ گئی اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازہ سے نہ جائیگا تو جو دروازہ بعد میں بنایا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

(الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول ...إلخ، ج۵، ص۵۵۴۔۵۵۹۔و حاشیةالطحطاوی علی الدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الدخول...إلخ، ج ۲، ص ۳۴۴)

☆قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائیگا اور اُس کی چوکھٹ پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دوازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر ہو۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۵۹، وغیرہ)

☆ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اندر کا حصہ نیچا ہو۔ یونہی اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اُٹھالی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، ج ۲، ص ۶۹)

☆قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہ جائیگا اور دوڑتا ہوا آرہا تھا دروازہ پر پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر چلا گیا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں گیا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اُٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔

(الجوھرةالنیرة، کتاب الأیمان، الجزء الثانی، ص ۲۵۶ والفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، ج ۲، ص ۶۸، ۶۹)

☆مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جانا ہوا ہے اس سے قسم ابھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص ۵۶۸)

☆قسم کھائی کہ میری عورت فلاں شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی اور شادی میں بھی رہی تو قسم نہ ٹوٹی کہ شادی میں جانانہ ہوا۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص ۵۷۲)

☆قسم کھائی کہ تمہارے پاس آؤں گا تو اُس کے مکان یا اُس کی دوکان پر جانا ضرور ہے خواہ ملاقات ہو یا نہ ہو اسکی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اسکے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں کا ایک مر گیا تو اس کی زندگی کے آخر وقت میں قسم ٹوٹے گی کہ اب اُس کے پاس آنا نہیں ہو سکتا۔
(الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص ۵۷۲)

☆قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہوا یا کوئی مانع مثلاً جنون یا نسیان یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہا پیش نہ آئے تو آؤں گا لہذا اگر بلاوجہ نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص ۵۷۳)

☆عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لئے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہو گی کہ عورت اُسے سنے اور سمجھے اگر اُس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہو گئی۔ یو نہی اگر اس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی، فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہو گئی۔ یو نہی اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں مثلاً غصہ میں جھڑ کنے کے لئے کہا جاتو اجازت نہیں یا کہا جا مگر گئی تو خدا تیرا بھلا نہ کریگا تو یہ اجازت نہیں یا جانے کے لئے کھڑی ہوئی اُس نے لوگوں سے کہا چھوڑ و اسے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی۔ اور اگر دروازہ پر فقیر بولا اُس نے کہا فقیر کو ٹکڑا دیدے اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اُس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہو گئی۔ اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لئے اجازت لی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کہا بغیر میرے علم کے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اُس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا باذنی، ج۵، ص ۵۷۴)

☆قسم کھائی کہ بغیر اجازتِ زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مر گیا تو قسم جاتی رہی۔

(ردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا باذنی، ص ۵۷۵)

☆عورت سے کہا خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اُسی وقت تک ہے کہ عورت اُس کے نکاح میں ہے نکاح جاتے رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: لاتخرجی الّا باذنی، ص ۵۷۵)

☆قسم کھائی کہ دہلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادہ سے گھر سے نکلا اور دہلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت نیت تھی کہ دہلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دہلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دہلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے نماز میں قصر شروع ہو گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دہلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لئے نکلا اور دہلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

(بہارشریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۲۴)

☆قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا تو جس گھر میں وہ رہتا ہے اُس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اُسکا نہ ہو بلکہ کرایہ پر یا عاریۃً (بغیر کرایہ) اُس میں رہتا ہو۔ یونہی جو مکان اُس کی ملک میں ہے اگرچہ اس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ۲، ص ۷۰)

☆قسم کھائی کہ فلاں کی دوکان میں نہیں جاؤں گا تو اگر اس شخص کی دو دوکانیں ہیں ایک میں خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے تو اب اُس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اس صورت میں دوکان سے مراد سکونت کی جگہ نہیں بلکہ وہ جو اس کی ملک میں ہے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ۲، ص ۷۱)

☆قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائیگا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اُس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور رہتا نہ ہو تو نہیں۔ (الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثالث فی الیمین علی الدخول والسکنی وغیرها، ج ۲، ص ۷۱)

☆قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہیں جائے گا اور اُس کے اصطبل میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین... إلخ، ج ۴، ص ۵۰۸)

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ چبا کر حلق سے اُتاری جاتی ہو اُس کے حلق سے اُتارنے کو کھانا کہتے ہیں اگرچہ اس نے بغیر چبائے اُتارلی اور پتلی چیز بہتی ہوئی کو حلق سے اُتارنے کو پینا کہتے ہیں مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار (کفایت) نہ کرنا چاہئیے بلکہ محاورات کا ضرور خیال کرنا ہوگا کہ کہاں کھانے کا لفظ بولتے ہیں اور کہاں پینے کا کہ قسم کا دارومدار بول چال پر ہے۔

☆ اُردو میں دودھ پینے کو بھی دودھ کھانا کہتے ہیں لہذا اگر قسم کھائی کہ دودھ نہیں کھاؤں گا تو پینے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس میں دودھ ملا ہوا ہے مگر اُس کا مزہ محسوس نہیں ہوتا تو اُس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۳۳)

☆ قسم کھائی کہ دودھ یا سرکہ یا شوربا نہیں کھائیگا اور روٹی سے لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور خالی سرکہ پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ اس کو کھانا نہ کہیں گے بلکہ یہ پینا ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۴، ص ۵۳۳)

☆ قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھائیگا اور اُسے سکھا کر کوٹ کر پانی میں گھول کر پی گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ یہ کھانا نہیں ہے پینا ہے۔
(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۴، ص ۵۳۳)

☆ قسم کھائی کہ یہ انڈا یا یہ اخروٹ نہیں کھائیگا اور اُسے بغیر چبائے ہوئے نگل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم کھائی کہ یہ انگور یا انار نہیں کھائیگا اور چوس کر عرق پی گیا اور فضلہ پھینک دیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اس کو عرف میں کھانا کہتے ہیں۔ یونہی اگر شکر نہ کھانے کی قسم کھائی تھیں اور اسے منہ میں رکھ کر جو گھلتی گئی حلق سے اُتارتا گیا قسم ٹوٹ گئی۔ (الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۵، ص ۵۸۵)

☆ چکھنے کے معنی ہیں کسی چیز کو منہ میں رکھ کر اُس کا مزہ معلوم کرنا اور اُردو محاورہ میں اکثر مزہ دریافت کرنے کے لئے تھوڑا سا کھالینے یا پی لینے کو چکھنا کہتے ہیں اگر قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ اس کلام میں چکھنے سے مراد تھوڑا سا کھا کر مزہ معلوم کرنا ہے تو یہ مراد لیں گے۔ مثلاً کوئی شخص کچھ کھا رہا ہے اُس نے دوسرے کو بلایا اس نے انکار کیا اُس نے کہا ذرا چکھ کر تو دیکھو کیسی ہے تو یہاں چکھنے سے مراد تھوڑی سی کھالینا ہے اور اگر قرینہ نہ ہو تو مطلقاً مزہ معلوم کرنے کے لئے منہ میں رکھنا مراد ہوگا کہ اس معنی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے مگر اگر پانی کی نسبت قسم کھائی کہ اسے نہیں چکھوں گا پھر نماز کے لئے اُس سے کلی کی تو قسم نہیں ٹوٹی کہ کلی کرنا نماز کے لیے ہے مزہ معلوم کرنے کے لئے نہیں اگرچہ مزہ بھی معلوم ہو جائے۔
(بہار شریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۳۳)

☆ قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں کھائے گا اور اُسے گھول کر پیا یا قسم کھائی کہ یہ ستو نہیں پیئے گا اور گوندھ کر کھایا یا ویسا ہی پھانک لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج ۲، ص ۸۱)

☆آم وغیرہ کسی درخت کی نسبت کہا کہ اس میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو اُس کے پھل کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ خود درخت کھانے کی چیز نہیں لہذا اس سے مراد اُس کا پھل کھانا ہے۔ یونہی پھل کو نچوڑ کر جو نکلا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اُسکی کوئی چیز بنالی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تکلف کر کے کسی نے اُس درخت کا کچھ حصّہ چھال وغیرہ کھالیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی جز نہ کھائوں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ جاتا ہو تو اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی کہ اُسکے کھانے سے مُراد اُس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔

(الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج۵، ص۵۸۷۔۵۸۹ والبحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج۴، ص۵۳۴، وغیرہما)

☆قسم کھائی کہ اس گائے یا بکری سے کچھ نہ کھائے گا تو اس کا دودھ دہی یا مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین...إلخ، ج۴، ص۵۳۴، وغیرہ)

☆قسم کھائی کہ یہ آٹا نہیں کھائیگا اور اس کی روٹی یا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔

(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین...إلخ، ج۴، ص۵۴۰۔ وردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: اذاتعذرت الحقیقة...إلخ، ج۵، ص۵۸۷)

☆قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو اُس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اُس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گیہوں جو، جوار، باجرا، مکّا (مکئی) کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں چاول کی روٹی لوگ کھاتے ہوں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (بہارشریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۳۵)

☆قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائیگا پھر جب وہ جوان ہوگئی اُس وقت اُس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج۵، ص۵۸۹)

☆قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اونٹ، گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور پرند وغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر اُن کا گوشت کھایا ٹوٹ جائے گی خواہ شوربے دار ہو یا بُھنا ہو یا کوفتہ اور کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یونہی کلیجی، تلّی، پھیپڑا، دِل، گُردہ اوجھڑی، دُنبہ کی چکی کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین...إلخ، مطلب: حلف لا یأکل لحماً، ج۵، ص۵۹۳۔۵۹۵)

☆ قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائیگا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائیگی کہ بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی۔ اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے۔ اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی کہ دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔ یونہی بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھے کو بھی شامل ہے اور دُنبہ ان میں داخل نہیں اگرچہ دُنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب کو شامل ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۴، ص ۵۳۹)

☆ قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اُس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ یونہی قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج ۲، ص ۸۳)

☆ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائیگا تو پراٹھے، پوریاں، سموسے، بسکٹ، شیر مال، کلچے، ڈبل روٹی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا بیلن (لکڑی کا وہ گول اوزار جس سے روٹی کو بڑھاتے ہیں) سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔

(الدر المختار ورد المحتار کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لا یأکل ہذا البرّ، ج ۵، ص ۵۹۸)

☆ قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اُس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

(رد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لا یأکل طعامًا، ج ۵، ص ۶۰۰)

☆ قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائیگا اور وہ شخص کھانا بیچا کرتا ہے اس نے خرید کر کھالیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اُس کے کھانے سے مراد اُس سے خرید کر کھانا کھانا ہے اور کھانا بیچنا اُس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اُس کی ملکیت میں ہے لہٰذا خرید کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔

(رد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لا یکلّم عبد فلان...إلخ، ج ۵، ص ۶۳۴)

☆ قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیگا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃً کھاتے ہیں لہٰذا اگر مُردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

(الدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۵، ص ۶۰۰)

☆ قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اُس کی یہ نیت ہو کہ بکری گائے مرغ مچھلی وغیرہ کسی جانور کا سر نہیں کھائیگا تو جس چیز کا سر کھائے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا ٹڈی مچھلی وغیرہا جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج ۲، ص ۸۷، وغیرہ)

☆ میوہ (پھل) نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد سیب، ناشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہا ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے ہیں کھیرا، ککڑی، گاجر، وغیرہا کو میوہ نہیں کہتے۔ (الدر المختار ورد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: لا یأکل فاکھة، ج ۵، ص ۶۰۱)

☆قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائیگا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہو اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائیگی ہاں اگر اُس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج ۲، ص ۸۷، وغیرہ)

☆قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائیگا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی ضرورت نہیں کہ مرچ کھائے تو قسم ٹوٹے۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۵، ص ۲۰۴)

☆جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا یا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پئیے گا اگر وہ اتنا ہے کہ یک مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک پیاس میں پی سکتا ہے تو جب تک کُل نہ کھائے پئیے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اُس روٹی کا ٹکڑا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یونہی قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پئیے گا تو ایک گھونٹ پینے سے نہیں ٹوٹی۔ اور اگر کھانا اتنا ہے کہ ایک مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائیگا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگرچہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہو مگر اُس کا ٹکڑا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یونہی یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہو گیا اگرچہ وہ ایک پیاس کا بھی نہ ہو۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، ج ۲، ص ۸۴، ۸۵)

☆قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر زید نے کوئی چیز خریدی یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اُسے قبول کر لیا تو اسکے کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر زید سے میں نے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید مر گیا اور اُس کی کمائی کا مال زید کے وراث کے یہاں کھایا یا یہ قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھا لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الخامس فی الیمین علی الأکل...إلخ، ج ۲، ص ۸۸)

☆قسم اُس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانہ آئندہ میں پائی جا سکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کر دوں گا تو قسم ہوگئی اور اُسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یونہی قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے وہ کام اب بھی ممکن ہو لہذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمہارا روپیہ کل ادا کرونگا اور کل کے آنے سے پہلے ہی مر گیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوگئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ رہا ہی نہیں اس قاعدہ کے جاننے کے بعد اب یہ دیکھیئے کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج پیوں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا تھا مگر رات کے آنے سے پہلے اُس میں کا پانی گر گیا یا اس نے گرا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری صورت میں صحیح تو ہوئی مگر

باقی نہ رہی۔ یونہی اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اُس میں پانی اُس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہوا اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی تھا اور گر گیا یا گروایا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔

(الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، مطلب: حلف لایشرب...إلخ، ج ۵، ص ۶۱۷۔۶۲۰ والبحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۴، ص ۵۵۲۔۵۵۴)

☆عورت سے کہا اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے صبح کو عورت کو حیض آ گیا طلاق نہ ہوئی۔ یونہی عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اُس میں نہ رکھے گی تو طلاق ہے اور دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے طلاق نہ ہوئی۔

(الدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۵، ص ۶۱۸)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

☆یہ کہا کہ تم سے یا فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہو گیا۔ (الدرالمختار، کتاب الأیمان، ج ۵، ص ۵۳۰)

☆قسم کھائی کہ اس بچہ سے کلام نہ کریگا اور اسکے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا کہ بچہ سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۱۰۱ والدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۵، ص ۵۸۹-۵۹۱)

☆قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کریگا اور زید سو رہا تھا اور اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں۔ اور اگر جاگ رہا تھا اور اُس نے پکارا اگر اتنی آواز تھی کہ سُن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سُن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید کسی مجمع میں تھا اس نے اُس مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا اوروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی۔ اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے لہذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید داہنی طرف ہو یا بائیں طرف۔ یونہی اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی اس نے اُس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ دیا یا اُس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۴، ص ۵۵۷۔۵۵۹)

☆قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا اور کسی کام کو اُس سے کہنا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود زید کو سنانا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر عورت سے کہا کہ تو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت کا بھائی آیا اور اس کے سامنے عورت نے بچہ سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الأکل...إلخ، ج ۴، ص ۵۵۸، ۵۵۹)

☆کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ کہلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ج ۲، ص ۹۷)

☆قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید نے دورازہ پر آکر کُنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یو نہی اگر زید نے پکارا اور اس نے کہاہاں یا کہا حاضر ہوا یا اُس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ٩٨)

☆قسم کھائی کہ بی بی سے کلام نہ کریگا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اُس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ٩٨)

☆قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سبحان اللہ کہنے یا اور کوئی وظیفہ پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرون نماز پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (الدر المختار، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ، ج ٥، ص ٦٢٧)

☆قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اُسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اُسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یونہی کیا تو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب ہے۔

(ردالمحتار، كتاب الأيمان، باب اليمين في الأكل...إلخ، مطلب مهم: لا يكلمه...إلخ، ج ٥، ص ٦٢٨)

☆کسی نے اپنی عورت کو اجنبی شخص سے کلام کرتے دیکھا اُس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اُس گھر میں رہتا ہے مگر محارم میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ١٠١)

☆کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اُس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ١٠٢)

☆قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اُسے خوشی کی کوئی خبر سنائی اُس نے کہا الحمد للہ یا رنج کی سنائی اُس نے کہا انا للہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الأيمان، الباب السادس في اليمين على الكلام، ج ٢، ص ٩٩، ١٠٢)

طلاق دینے کی قسم

☆ اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اُسے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہو گا اُسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۴۸)

☆ اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اُسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ نکاح کئے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اُسے طلاق پڑ جائیگی مگر اس کا علم اُس وقت ہو گا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کرلے۔ لہٰذا اُس کے مرنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر بوجہ طلاق پائے گی۔ اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی۔ اور اس کی عدت حیض سے شمار ہو گی۔ اور عدت میں سوگ نہ کریگی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی۔ اور اگر اس صورت مذکورہ میں اُس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دیدی پھر اس سے نکاح کیا تو اگر چہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہو گی بلکہ دوسری کو ہو گی کہ جب اس سے ایک بار نکاح کیا تو یہ پہلی ہو چکی اسے پچھلی نہیں کہہ سکتے اگر چہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔

(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج ۴، ص ۵۷۵ والدر المختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج ۵، ص ۶۴۲)

☆ یہ کہا کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دیگا اسکے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہو گئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر میں گھر میں جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہو گئی۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعتاق، ج ۲، ص ۱۱۱)

☆ قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگر چہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ زبان سے ایجاب و قبول نہ کروں گا۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب السابع فی الیمین فی الطلاق والعتاق، ج ۲، ص ۱۱۱)

عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ (چار ماہ کے بعد) پیدا ہوا تو وہ طلاق ہو گئی ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضاء نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الطلاق والعتاق، ج ۴، ص ۵۷۳)

خرید وفروخت ونکاح وغیرہ کی قسم

☆قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ نہ خود اپنے ہاتھ سے خریدے بیچے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے خریدوائی یا بیچوائی تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسی نیت کرکے اس نے خود اپنے اوپر سختی کرلی۔ یونہی اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا اُن لوگوں میں ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے خریدتے بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے خریدوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر وہ شخص کبھی خود خریدتا اور کبھی دوسرے سے خریدواتا ہے تو اگر اکثر خود خریدتا ہے تو وکیل کے خریدنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر خریدواتا ہے تو ٹوٹ جائیگی۔

(البحرالرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۴، ص ۵۸۰. والفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳)

☆قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔

(ردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ۶۵۸)

☆قسم کھائی کہ نہیں خریدے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ خریدی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا۔ یونہی اگر بائع یا مشتری نے اختیار واپسی کا اپنے لئے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ ہبہ واجارہ کا بھی یہی حکم ہے کہ فاسد سے بھی قسم ٹوٹ جائیگی۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳ والدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ۶۶۳)

☆قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اس کو کسی معاوضہ کی شرط پر ہبہ کردیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہوگیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳)

☆صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے خریدی یا بیچی یا خریدنے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳)

☆قسم کھائی کہ مکان نہیں بیچے گا اور اُسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ مکان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس مکان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر بندھا تھا مثلاً اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے مکان دیدیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(البحرالرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۴، ص ۵۸۱ وردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ۶۵۸)

☆قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہوگیا تو جب تک اُس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳)

☆کسی چیز کا بھاؤ کیا بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم میں نہیں دونگا اس نے کہا اگر میں بارہ روپیہ میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کرکے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دیے تو طلاق ہوگئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں۔ (الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۳)

☆قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کملی یا ٹاٹ یا بچھونا یا ٹوپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، دھلا ہوا بھی خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج ۴، ص ۵۸۱)

مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ ان کے دُھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر اتنے استعمالی ہیں کہ انھیں پرانا کہتے ہوں تو پرانے ہیں۔

☆قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدونگا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں سونا چاندی خریدنا نہیں کہتے۔ یونہی قسم کھائی کہ تانبا نہیں خریدیگا اور پیسے مول لئے تو نہیں ٹوٹی۔
(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج ۴، ص ۵۸۱)

☆قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔
(البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ج ۴، ص ۵۸۱)

☆قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کریگا اور اُتنے ہی پر نکاح کیا اور بعد میں مہر میں اضافہ کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثامن فی الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۲، ص ۱۱۸)

☆نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی۔ اور اگر شروع صحت کے ساتھ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگرچہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔
(ردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب: حلف لا یصوم ...إلخ، ج ۵، ص ۶۸۲)

☆قسم کھائی کی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدھی سے کم جماعت سے ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ جماعت کا ثواب پائے گا۔ (شرح الوقایة مع حاشیة عمدة الرعایة، کتاب الأیمان، ج ۲، ص ۲۶۳)

لباس کے متعلق قسم کا بیان

☆قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بُن کر کپڑا تیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کچھ اُس کا کاتا ہے اور کچھ دوسرے کا دونوں کا ملا کر کپڑا سیا گیا ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔

(البحرالرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج۴، ص۲۰۴ وردالمحتار، کتاب الأیمان،باب الیمین فی البیع ...إلخ، مطلب:فی الفرق بین تعیین ...إلخ،ج۵،ص۶۹۱)

☆انگرکھا، اچکن، شیروانی تینوں میں فرق ہے لہذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یونہی قمیص اور کُرتے میں بھی فرق ہے لہذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عربی میں قمیص کُرتے کو کہتے ہیں۔ یونہی پتلون اور پاجامہ میں بھی فرق ہے اگرچہ انگریزی میں پتلون پاجامہ ہی کو کہتے ہیں۔ یونہی بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

(بہارشریعت،حصہ ۹،صفحہ ۳۵۶)

☆قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا یا نہیں خریدے گا تو مراد اتنا کپڑا ہے جس سے ستر چھپا سکیں اور اُس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر عمامہ باندھا اور اتنا ہے کہ ستر اُس سے چھپ سکے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یونہی ٹاٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا خریدنے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پوستین سے ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر قسم کھائی کہ کُرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں کُرتے کو تہبند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کُرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائیگی۔

(رد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ ،مطلب: حلف لا یلبس حلیا،ج۵، ص۶۹۴ والبحرالرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج۴، ص۲۰۶)

☆قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائیگی۔ یونہی اگر اُس پر سونے کا ملمع ہو تو ٹوٹ جائیگی۔

(الدرالمختار، کتاب الأیمان،باب الیمین فی البیع ...إلخ،ج۵،ص۶۹۳،وغیرہ)

☆قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا چڑا یا بچھونا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن زمین سے نہ لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے اُتار کر خود اس کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان،باب الیمین فی البیع ...إلخ،ملطب: حلف لا یجلس ...إلخ،ج۵،ص۶۹۴)

☆قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلنے سے ٹوٹ جائیگی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔
(الدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ۲۹۵)

☆قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اُس پر کر کے سو گیا ٹوٹ گئی۔
(الدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ۲۹۶)

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

☆جو فعل ایسا ہے کہ اُس میں مردہ و زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ کو بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی۔ اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اُس میں خاص زندگی کی حالت کا اعتبار ہو گا مرنے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائیگی یعنی اُس فعل کے کرنے کی قسم کھائی۔ اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مرنے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں یہ زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرعاً مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اور اُسے رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر بیں نگاہیں اُس کے ادراک سے قاصر ہیں اور قسم کا مدار حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہذا ایسے افعال میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے۔ اس قاعدہ کے متعلق بعض مثالیں سنو: مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اُٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مرنے کے بعد اُسے غسل دیا یا اُس کا جنازہ اُٹھایا یا اُسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اُس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا یا اُس سے کلام کروں گا یا اُس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اُسے پیار کروں گا اور یہ افعال اُس کے مرنے کے بعد کئے یعنی اُسے مارا یا اُس سے کلام کیا یا اُس کے جنازہ یا قبر پر گیا یا اُسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان افعال کا محل نہ رہا۔
(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، مطلب: ترد الحیاۃ ...إلخ، ج ۵، ص ۲۹۶، وغیرہما)

☆قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اُس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اُس کا گلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ افعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی میں ایسا ہوا تو نہیں۔ یونہی اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے لگا او عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔
(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ...إلخ، ج ۲، ص ۱۲۸ والبحرالرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب ...إلخ، ج ۴، ص ۶۰۹)

☆قسم کھائی کہ تجھے اتنا ماروں گا کہ مر جائے۔ ہزاروں گھونسے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مار ڈالنا یا ہزاروں گھونسے مارنا۔ اور اگر کہا مارتے مارتے بیہوش کر دوں گا یا اتنا ماروں گا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا پیشاب کر دے تو قسم اُس وقت سچی ہو گی کہ جتنا کہا اُتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مر جائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مار ڈالنے سے قسم پوری ہو گی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الأیمان، الباب الحادی عشر فی الیمین فی الضرب ...إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹ والدرالمختار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی البیع ...إلخ، ج ۵، ص ۷۰۰)

☆قسم کھائی کہ اُسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پٹ کر کے (الٹی تلوار) اُسے ماردی تو قسم پوری ہوگئی اور تلوار میان میں تھی ویسے ہی میان سمیت اُسے ماردی تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اُس شخص کو زخمی کر دیا تو قسم پوری ہو گئی۔ اور گر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پٹ کر کے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اُسے کلہاڑی یا تیر سے ماروں گا اور اس کے بینٹ (کلہاڑی میں لگا ہوا لکڑی کا دستہ) سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔

(الفتاوی الهندية،کتا ب الأيمان،الباب الحادی عشر فی اليمين فی الضرب ...إلخ،ج٢،ص ١٢٩ والبحرالرائق،کتاب الأيمان،باب اليمين فی الضرب ...إلخ،ج٤،ص ٢١٠)

☆قسم کھائی کہ سو کوڑے ماروں گا اور سو کوڑے جمع کر کے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اس کے بدن پر پڑے تو قسم سچی ہو گئی جبکہ اُسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھوا دیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (البحرالرائق، کتاب الأيمان، باب اليمين فی الضرب...إلخ، ج٤، ص ٢٠٩)

☆کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں تمھیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے دکھائی دیا یا وہ چھت پر ہے اور یہ اس پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الأيمان، الباب الحادی عشر فی اليمين فی الضرب...إلخ، ج ٢، ص ١٣٠)

منّت کا بیان

چونکہ منت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لئے اسکو یہاں ذکر کیا جاتا ہے اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائیگا اُس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔

☆ جس منت کو پورا کرنا لازم ہوتا ہے، اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس کی جنس میں سے کوئی فرض یا واجب ہو جیسے نماز، روزہ، صدقہ، درد اور عمرہ کی منت۔ قرآن مجید پڑھنے کی منت واجب نہیں کہ قران پڑھنا فرض وواجب نہیں۔

☆ منّت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اُس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا، دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ کے لئے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منت مانی۔ پہلی صورت یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اُس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اُس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضرور ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دیدے۔ اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اُس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمھارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہیں کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اُس کے یہاں گیا یا اُس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔ (الدر المختار، کتاب الأیمان، ج۵، ص۵۳۷، ۵۴۲)

☆ منت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا قصد اُس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اُس گناہ کو کر لیا تو منت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منت اُس گناہ سے بچنے کے لئے ہے مگر وہ گناہ اُس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے۔ (ردالمحتار، کتاب الأیمان، مطلب: فی أحکام النذر، ج۵، ص ۵۴۲)

☆ جس منت میں شرط ہو اس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منّت کا پورا کرنا ضروری ہے حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منت مانی ہو وہ کرے۔
(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالا یکون یمینا...إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵)

☆ منت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔ (البحر الرائق، کتاب الأیمان، ج۴، ص ۴۹۹)

☆منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزہ کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اُتنے رکھ لے۔ اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر مقرر نہیں کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے۔ اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکین کو بقدر صدقہ فطر کے دے۔ یونہی اگر فقیر کے کھلانے کی منت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیت تھی اُتنوں کو کھلائے اور تعداد اُس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس فقیر کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت کھلائے اور اگر کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار اُن کو دے۔ اور فقیر کھلانے کی منت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقہ فطر کی مقدار دیدے۔

(البحرالرائق، کتاب الأیمان، ج ۴، ص ۴۹۹ والفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالا یکون یمینا...إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵، وغیرهما)

☆یہ منت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں یعنی اُسکا پورا کرنا اُس پر ضرور نہیں۔ (البحرالرائق، کتاب الایمان، ج ۴، ص ۵۰۰)

☆نماز پڑھنے کی منت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی جب بھی دو پڑھنی ضرور ہے اور تین رکعت کی منت ہے تو چار اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالا یکون یمینا...إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵)

☆بے وضو نماز پڑھنے کی منّت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قراءت یا ننگے نماز پڑھنے کی منّت مانی تو منّت صحیح ہے، قراءت کے ساتھ اور کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔ (الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالا یکون یمینا...إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵)

☆آٹھ رکعت ظہر کی منت مانی تو آٹھ واجب نہ ہونگی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ دو سو روپے دیدے تو مجھ پر اُنکے دس روپے زکوۃ ہے تو دس روپے زکوۃ کے فرض نہ ہونگے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالا یکون یمینا...إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵)

☆سو روپے خیرات کرنے کی منت مانی اور اُس کے پاس اُس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اُتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اُسکے پاس اسباب ہے کہ بیچے تو سو روپے ہو جائینگے تو سو کی خیرات ضرور ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو نہ ہونگے تو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کر دے منت پوری ہو گئی اور اگر اُسکے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الأیمان، الباب الثانی فیمایکون یمیناومالا یکون یمینا...إلخ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۶۵)

☆یہ منت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات دونگا اور جمعرات ہی کو خیرات کر دیے یا اُس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدیئے منت پوری ہو گئی یعنی خاص اُسی فقیر کو دینا ضرور نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضرور یونہی اگر مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقراء پر خیرات کرنے کی منت

مانی تو وہیں کے فقراء کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کر دینے سے بھی منت پوری ہو جائیگی۔ یونہی اگر منت میں کہا کہ یہ روپے فقیروں پر خیرات کرونگا تو خاص اُنھیں روپوں کا خیرات کرنا ضرور نہیں اُتنے ہی دوسرے روپے دیدیئے منت پوری ہوگئی۔ (الدر المختار، ج ۵، ص ۵۴۵ وج ۳، ص ۴۸۷)

☆جمعہ کے دن نماز پڑھنے کو منت مانی اور جمعرات کو پڑھ لی منت پوری ہوگئی یعنی جس منت میں شرط نہ ہو اُس میں وقت کے تعیّن کا اعتبار نہیں یعنی جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کر سکتا ہے اور جس میں شرط ہے اُس میں ضرور ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانے کے ادا کیا تو منت پوری نہ ہوئی شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑیگا مثلاً کہا اگر بیمار اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کرونگا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیے تو منّت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑیگا۔ باقی جگہ اور روپے اور فقیروں کی تخصیص دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو۔
(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الأیمان، مطلب: في احکام النذر، ج ۵ ص ۵۳۷، ۵۴۰)

☆اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس روپے کی روٹی خیرات کرونگا تو روٹیوں کا خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز غلّہ وغیرہ دس روپے کا خیرات کر سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔ (الدر المختار، کتاب الایمان، ج ۵، ص ۵۴۶)

☆دس روپے دس مسکین پر خیرات کرنے کی منت مانی اور ایک ہی فقیر کو دسوں روپے دیدیئے منت پوری ہوگئی۔
(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۲۶)

☆یہ کہا کہ مجھ پر اللہ کے لئے دس مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس کے لئے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منت پوری ہو جائیگی۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۲۶)

☆اونٹ یا گائے ذبح کرکے اُسکے گوشت کو خیرات کرنے کی منت مانی اور اسکی جگہ سات بکریاں ذبح کرکے گوشت خیرات کر دیا منت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا دیگا تو اتنا خیرات کرنا پڑے گا ورنہ منت پوری نہ ہوگی۔
(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۲۶)

☆اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منت پوری ہو جائیگی اور اگر بیٹے کو مار ڈالنے کی منت مانی تو منت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ ماں دادا دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہ ہوئی اُسکے ذمہ کچھ لازم نہیں۔
(الفتاوی الھندیة، کتاب الأیمان، الباب الثاني فیمایکون یمیناومالایکون یمینا...إلخ، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۲۵)

☆مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا شاہ عبد الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اسکے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق

بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جس میں کنبہ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے لوگ تاشے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے۔ اور گھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بُلاوا دینا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی (خوبصورت آواز) سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔ (بہارشریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۱۷)

☆ عَلَم (اہل تشیع کے جھنڈے) اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدتر شیخ سدّو کا مرغا اور کڑاہی ہے۔ (بہارشریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۱۸)

☆ بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیا رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یونہی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہو گا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی۔ منت ماننا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ اینچ پینچ (یعنی مکروفریب) سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔ (بہارشریعت، حصہ ۹، صفحہ ۳۱۸)

☆ منت یا قسم میں ان شاءاللہ کہا تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ ان شاءاللہ کا لفظ اُس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر ان شاءاللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یونہی ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہما یہ سب ان شاءاللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر یوں کہا میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اُس کو بیچنے کا اختیار رہیگا اور وکالت صحیح ہے یا یوں کہا کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال ان شاءاللہ خیرات کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو کام دل سے متعلق ہیں باطل نہیں ہوتے مثلاً نیت کی کہ کل ان شاءاللہ روزہ رکھوں گا تو یہ نیت درست ہے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الأیمان مطلب: النذر غیر المعلق...إلخ، ج۵، ص۵۴۸)